صبر جنت ہے
ناولز کلب
بقلم شمع الہی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

صبر جنت ہے

از

شمع الہی

www.novelsclubb.com

"غم دوراں نے،

ایسے غم بخشے

جن کا عشق بھی۔۔

مرہم نہیں"

"بہو بیگم ناشتہ ملے گا ہمیں یا بھوکا ہی رہنا ہو گا"

آسیہ بیگم اپنے تخت پر بیٹھیں بڑی ناگواری سے چلائیں

"جی امی جان!"

www.novelsclubb.com

اس پر پہلی نگاہ ڈالنے والا بھی باآسانی سے سمجھ سکتا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے،

بکھرے حلیے، مرجھائے چہرے میں وہ بہت ٹوٹا وجود لگ رہی تھی

مگر آسیہ بیگم سمجھ کر اور تلخ ہو گئیں

"ناجی ہماری ہمت کے ہم آپ پر حکم کرے، ہم کہہ رہے تھے اس غریب کو ناشتہ ملے گا بھی یا نہیں"

"میں ناشتہ ہی بنا رہی تھی"

وہ دھیمے ٹوٹے لہجے میں بولی

"ناشتہ بنا رہی تھی تو گویا ہم پر احسان کر رہی تھی، ارے میں کہتی ہوں یہ ناشتہ کون سی صدی میں ملے گا"

آسیہ بیگم تلخی سے چلائیں

وہ ضبط کرتے ہوئے پلٹ کر فورا کچن میں گھس پڑی،

www.novelsclubb.com

تیزی سے ڈائنگ ٹیبل کے قریب سے گذرنے کی وجہ سے اس کے ڈوپٹہ کی جنبش کی وجہ سے ایکدم کنارے پر رکھا کانچ کا گلاس زمین بوس ہوا۔

"ستیاناس ہو منحوس کا۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گلاس ٹوٹنے کی آواز آسیہ بیگم کے کان پر آئی تو وہ بھڑک اٹھیں

"جب سے اس گھر میں قدم رکھا ہے ہر چیز توڑ توڑ کر ختم کر گئی، میرا بس چلے تو اس منحوس کو ایک لمحہ بھی اس گھر میں ٹکنے نہ دوں مگر نجانے کیا میرے بیٹے پر جادو ٹونا کر رکھا ہے اس کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا"

آسیہ بیگم کی گل افشانیاں وہ بڑے ضبط سے سن رہی تھی جو کچن میں تک صاف سنائی دے رہا تھا

"بانجھ نا ہو تو"

مگر ان کا آخری حقارت سے بھرا جملہ اسے ڈھا گیا

www.novelsclubb.com

پورے وجود میں درد کی ایک تیز لہر دوڑ گئی تھی

یہ جملہ "بانجھ" پچھلے پانچ سال سے تقریباً ہر ایک کی زبان سے سنتے آ رہی تھی اور جب بھی سنتی نئے درد اور اذیت سے گذرتی تھی

"حنہ "سن ہوتے وجود کے ساتھ اس نے شوہر کی پکار سنی جس میں ناگوریت صاف اس نے محسوس کی اپنے بکھرے وجود کو دوبارہ سمیٹ کر وہ بیڈروم کی طرف بھاگی اور بیڈروم کی طرف جاتے وقت ٹیبل کے قریب سے گذرتے وقت گلاس کے بکھرے کانچ میں سے ایک کانچ کا نوکیلا ٹکڑا پیر میں گھس گیا تھا

"آہ۔۔"ہلکی سی کراہ نکلی مگر اسے نظر انداز کر گئی اندرونی تکلیف اتنی تھی کہ باہر کی تکلیف محسوس ہی نہیں ہوئی

"کیا ہوا عبود ؟"بیڈروم کے درمیان میں کھڑا تیکھے تیوروں کے ساتھ شوہر اسے ہراسا کر گیا۔

"میرا بلیک شرٹ کہاں ہے ؟"لہجے میں غصے لپک تھی

www.novelsclubb.com

"وہ---وہ تو دھلا نہیں ہے"

وہ سہمے لہجے میں بولی

"کیا----؟"وہ دھاڑا اٹھا

"کون سے آسمانوں کی سیر کرتی ہو کہ گنتی کے کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہو پاتے"

وہ بری طرح جھلائے ہوئے الماری کی جانب گھوما"امی جان صحیح کہتی ہیں"الماری

میں گھسے اس کے شوہر کی آواز اسے صاف سنائی دی تھی

رات بھر نیند کی کوشش میں دکھتے سر اور آنکھوں کا درد اور بڑھا تھا جیسے

"امی صحیح کہتی ہیں؟"

"کیا---؟"

وہ ذہن میں دہرا رہی تھی

www.novelsclubb.com

"بانجھ؟"اور آسیہ بیگم کا آخری جملہ اس کے ذہن میں چمکا

"عبود"اس کے آواز نے بے آواز جنبش کی

وہ بے یقین نظروں سے اپنے محبوب شوہر کا پشت دیکھ رہی تھی

"نئے سرے سے درد دل پر قبضہ کرتا ہوا پورے وجود کو لمحوں میں توڑ ڈالا ضبط پر آخری ضرب پڑی تھی

"ہاں ہاں صحیح کہا آپ نے"

وہ بے ساختہ چیخ پڑی

"آپ کی امی صحیح کہتی ہیں کہ میں منحوس ہوں، سبز قدم ہوں میری منحوسیت اس گھر کو آپ کو برباد کر رہی ہے، آپ کی امی ہی کیا ساری دنیا صحیح کہتی ہیں کہ میں بانجھ ہوں سدا اولاد سے محروم رہوں گی"

وہ ہسٹریا انداز میں چیخنے لگی تھی

"اللہ کرے میں مر جاوں"

اس لمحے اس کا دل دنیا سے اس بری طرح اچاٹ ہوا کہ فوراً موت کی شدت سے خواہش ہوئی اور حیرت اور بے یقینی سے سنتا عبود تڑپ کر اسے تھاما تھا

www.novelsclubb.com

میرے بولنے کا مطلب وہ نہیں تھا حنی مجھے معاف کر دو"

وہ اس کی حالت پر بری طرح تڑپ تڑپ کر معافی مانگنے لگا

"نہیں مجھے بتاؤ میں مرتی کیوں نہیں ہوں کیا فائدہ میرے جینے کا منحوس ہوں بوجھ ہوں پھر بھی کیا فائدہ میرے جینے کا"

وہ تو جیسے اپنے آپ میں ہی نہیں تھی اور اس کی ایسی باتوں پر عبود کی جان نکل نکل جا رہی تھی

"پلیز حنی ایسی باتیں مت کرو" وہ اسے جھنجوڑا تھا

"مجھے نہیں جینا کیا فائدہ ایسی زندگی کا جو مجھے میرا بچہ نا دیں

www.novelsclubb.com

مجھے مرنا ہے عبود نہیں جینا۔۔۔۔"

"حنی۔۔۔حنی۔۔۔پلیز۔۔۔"

عبود تڑپ تڑپ کر اسے سنبھالنے کی کوشیش کر رہا تھا مگر حنہ اس کے ہاتھوں میں جھول گئی

عبود بری طرح خوف ذدہ ہوا اپنی حنی کے کھونے کے خوف نے اس کی دل کی دھڑکنوں کو جیسے کیسی نے چھین لیا تھا

"حنی۔۔۔۔" گود میں اٹھا کر بستر پر لٹاتے ہوئے اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ اس کا چہرہ آنسوں سے بھر رہا تھا وہ اونچا پورا شاندار سا مضبوط جوان رو رہا تھا اور کیوں نا روتا یہ آنسوں ہی تو دلیل تھے اس بات پر کہ اسے اپنی بیوی سے پیار، محبت، الفت نہیں بلکہ عشق تھا چاہے ساری دنیا اسے کچھ بھی کہتی اس کی ماں آسیہ بیگم سمیت،

وہ حنہ کو بستر پر لٹا کر فورا سیل فون پر فیملی ڈاکٹر کو کال ملایا۔

شدید ڈپریشن کا شکار ہے ذہنی حالت بہت خراب ہے اس کا پتہ تم اس سے لگا سکتے ہو کہ نجانے کب سے اسے پیر میں کانچ چبھا ہے مگر اس کا اسے احساس ہی نہیں ہے،

میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ اس کا خیال رکھو مگر شاید تم اسے کھونا چاہتے ہو" ڈاکٹر ذوبیہ احمد حنہ کے پیر کا ڈریسنگ کرتے ہوئے اسے سخت خفگی سے کہہ رہی تھیں

"نہیں مجھے اس طرح کہنا چاہئے کہ یہی حالت تمہاری بیوی کی رہی تو تم اسے پاگل پاؤ گے یا کھو دو گے

عبود جو پیلا چہرہ لئے یک ٹک انجیکشن کے زیر اثر سوتی حنہ کو دیکھ رہا تھا ڈاکٹر ذوبیہ احمد کی باتیں سن کر اس کا چہرہ خوف سے سفید ہوا

اس کا چہرہ دیکھ کر ڈاکٹر ذوبیہ احمد کا سخت چہرہ نرم ہوا وہ اس کا کاندھا تھپتھپا پائیں

"تم ہی محبت سے اسے ٹھیک دکھ سکتے ہو"

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر ذوبیہ احمد صرف فیملی ڈاکٹر ہی نہیں تھی بلکہ عبود کی سگی پھوپی بھی تھی

حنہ جانتی تھی کہ عبود اس کی وجہ سے کتنا پریشان ہے ایک طرف اس کی ماں جیسے بھی مگر عبود اسے اپنی جان سے بڑھ کر چاہتا تھا مگر وہ خود کا کیا کرتی

شادی ہوئے ابھی ایک سال بھی نہیں ہوا کہ اس کی ساس نے اٹھتے بیٹھتے شکوے شروع کر دیے تھے پھر جیسے جیسے دن گذرتے گئے اس کی ساس کے طعنوں کے ساتھ ساتھ آس پاس کے لوگوں نے بھی طعنے دینے شروع کر دیے تھے

اسے بچے شروع ہی سے بے حد پسند تھے اس نے پلاننگ کر رکھا تھا کہ اسے کتنے بچے چاہیے، وہ ان کا کیا کیا نام رکھے گی اور وہ اپنے مستقبل میں کیا بنے گے مگر اپنے اطراف کے لوگوں کے طعنے سن سن کر وہ خوف ذدہ ہونے لگی تھی

بے تحاشا نماز، دعائیں، وظیفے، منتیں کر کر کے تھک گئی تھی اور واقعی وہ دھیرے دھیرے مایوسی اور ناامید ہونے لگی تھی خود سے آس پاس والوں سے اللہ سے۔۔۔

سب سے پہلے امید اللہ سے ختم ہوئی تو دل سے جیسے روشنی ختم ہو گئی اور پھر اس نے اللہ کو چھوڑ دیا

پانچ سال ہوئے تھے اس کی شادی کو اور دھیرے دھیرے جیسے وہ پاگل پن کی طرف بڑھ رہی تھی

ہر احساس ختم ہو رہا تھا محبتوں کا بھی۔۔۔

عبود کی چاہتیں، تسلیاں، باتیں جیسے کچھ بھی کام نا کر رہا تھا اور نا ہی اثر رکھ رہا تھا

اور آج جب عبود نے بے حد منت سے اسے اپنے دوست کے یہاں چلنے کی ریکویسٹ کی تو وہ اس کی نم آنکھوں کو دیکھ کر انکار نہیں کر پائی۔

اور اب چائے پینے کے بعد مغرب کی آذان ہوئی تو عبود کا دوست اسد اسے اپنے ساتھ گھسیٹ کر نماز کے لئے لے جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"یار جب تو نے میرے کہنے پر بھابھی کو عائشہ (اسد کی بیوی) سے ملانے لا یا ہی ہے تو اللہ کے بعد اپنے اس دوست پر یقین رکھ کہ جو کہتا ہے کہ بھابھی دل میں روشنی کے ساتھ تیرے ساتھ لوٹی گیں"

اسد اپنے دوست کو اتنا افسردہ اور تکلیف میں دیکھ کر پورے یقین سے یقین دہانی کروا رہا تھا۔

نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے عبود سے کچھ مانگا ہی نہیں گیا

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا مانگے مگر آنکھوں سے آنسوں تڑپ تڑپ کر بہ رہے تھے دل کا کرب جیسے آنسوں کی شکل میں فریاد کر رہا تھا اور جس سے فریاد کی جا رہی تھی اس سے بڑھ کر دل کے کرب کا جاننے والا کون ہو سکتا ہے بھلا۔

oooooooooooooooooooooooo

وہ بڑے دنوں بعد عائشہ بھابھی کے اسرار پر اس در پر پھر سے جھک رہی تھی جس در سے مایوس ہو کر یا نجانے شکوے کی وجہ سے نظریں پھیر چکی تھی

اور اب دل کی عجیب حالت تھی سب سے ہے کر نا دکھ والی نا مایوسی جیسی اور نا ہی خوشی جیسی ہر جذبات سے ہٹ کر دل کی حالت ہو رہی تھی اور دل پر جیسے کوئی اجنبی سا احساس دستک دے رہا تھا۔

"حنہ کیا میں آپ سے کوئی بات کر سکتی ہوں؟"

عائشہ بھابھی دعا مانگنے کے بعد جائے نماز پر ہی اس کی جانب متوجہ ہوئیں

"جی کیوں نہیں؟" دل کی عجیب حالت سے گھبرا کر وہ فوراً ان کے جانب متوجہ ہوئی جن کا چہرہ نور سے دمک رہا تھا

وہ پہلی مرتبہ عائشہ سے مل رہی تھی مگر عائشہ ایسی ہستی تھی کہ کوئی بھی اس سے ملے اسے عائشہ سے ضرور محبت ہو جائے اسے بھی اتنے سے وقت میں عائشہ کے

www.novelsclubb.com

اخلاص، نرم میٹھی باتیں، مسکراہٹوں سے محبت ہو گئی تھی عجیب سی جادوئی طبیعت تھی عائشہ کی۔

"حنہ آپ نے کبھی میڈیسین (دوائی) کی بوتلوں پر لکھا ہوا دیکھا ہے Shake well before use(استعمال کرنے سے پہلے اچھی طرح ہلا لو)"

"ہاں کیوں نہیں" وہ عائشہ کے سوال پر حیران سی اقرار کی۔

"تو یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالی کے یہاں بھی یہی سنت ہے کہ جس بندے کو انعام سے نوازنا ہوتا ہے انعام دینے سے پہلے اسے اچھی طرح آزماتے ہیں"

اور حنہ جیسے ساقط سی ہو گئی تھی ایک پل کے لئے۔۔۔

"کب تک آزمائے گا؟ ہاں کب تک آپ کا اللہ آزمائے گا ہمیں، خبر ہو کہ ہاں بھئی اب ہماری آزمائش ختم ہو جائے گی مگر نہیں یہاں تو یہ ہوتا ہے کہ آزمائش کے ختم ہونے کا پتہ نہیں مگر خود کے آزمائش سے پہلے ختم ہونے کا یقین ہونے لگتا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ بڑی تنفر سے کہہ رہی تھی اس کے آنکھوں سے آنسوں بڑی خوبصورتی سے بہنے لگے تھے ہاتھ لرزنے لگے تھے۔

عائشہ نے نرم سی مسکاہٹ سے اس کے کانپتے ہاتھوں کو تھاما تھا

"پہلی امتوں پر بھی آزمائش اتنی شدید ہوئی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ

ان کو تنگدستی، مفلیسی،

اور تکالیف پہونچی اتنی پہچی کہ انہیں جھنجوڑ کرر کھ دیا گیا،

یہاں تک کہ اللہ کے رسول اور ایمان والے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئینگی"

عائشہ کی نرم سی آواز اسے سن کر رہی تھی یا بیدار اسے سمجھ نہیں آرہا تھا ہاں مگر اس کے دل پر جو اجنبی سا احساس دھیرے دھیرے دستک دے رہا تھا وہ دستک بہت زور شور سے ہونے لگا تھا

"توحنہ یہ تو دستور خدا ہے کہ جب وہ کسی اپنے کو آزماتا ہے کسی معاملے میں تو اسے انعام سے نوازنا ہوتا ہے اور کیا آپ جانتی ہے اس کا انعام کیا ہے؟"

عائشہ کے سوال پر حنہ کا سر میکانکی انداز میں نفی میں ہلا مگر عائشہ وہی نرم مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئی

"اللہ کا انعام جنت ہوتا ہے اس جنت اللہ کا ایسا انعام ہے کوئی انسان اس کی خوبصورتی، لذت، زینت، اور نجانے کیا کیا ہے جنت میں اس کے بارے میں نا سوچ سکتا ہے نا تصور کر سکتا ہے اور نا ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذر سکتا ہے"

"اور جو انسان صبر نہیں کرتا شکر نہیں کرتا ہے اللہ اس سے وہ چیز بھی چھین لیتا ہے جو اس کے پاس ہے"

عائشہ کی آخری بات پر حنہ کی سانسیں رکی تھی

www.novelsclubb.com

"عبود"

وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی آنسوں اتنی تیزی سے بہہ رہے تھے کہ عائشہ کا چہرہ بھی نظر نہیں آرہا تھا

"حنہ اللہ آپ کو آزمارہا ہے تو آپ صبر لیجیۓ اور صبر کا بدلہ جنت کے ہو ہی نہیں سکتا اور جنت ایسا ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا"

دستک رک چکی تھی کیوں کہ دل کا دروزہ کھول چکا تھا وہ پورے دل سے بے حد شرمندگی،ندامت،اور محبت سے اس کے سامنے سجدے میں گر گئی تھی

بے تحاشا تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی جیسے پانچ سالوں کا کرب بہا رہی ہو

دل ودماغ جیسے دھیرے دھیرے شانت ہو رہا تھا وہ جیسے کسی کے محبت کے حصار میں تھی

"اے اللہ! اگر آپ ایسا ہی میرے لئے چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں میں ایسی ہی رہنے کو تیار ہوں بس آپ کو دوبارہ کھونا نہیں چاہتی" وہ مسرور دل سے سر اٹھا کر بھیگی بھاری پلکوں کو اٹھائی تو سامنے اس کے زندگی کا ساتھی تھا اللہ کے جانب سے سب سے قیمتی تحفہ۔

اس کے ہوتے ہوئے بھی وہ ناشکر ہو گئی تھی

"افففف کتنی بری تھی وہ اور اس کا اللہ کتنا مہربان۔۔۔"

اسے اب صبر کو چننا تھا چاہے جنت ملے نا ملے کیوں کہ صبر تو وہ اللہ کے لیے چن رہی تھی اور جو اللہ کو اللہ کے لئے چنتا ہے انھیں طلب جنت کب ہوتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

دو سال بعد۔۔۔۔

وہ ایک سالہ خوبصورت سا بچہ تھا بے حد خوبصورت،

اس میں کیا زیادہ خوبصورت تھا یہ طئے کرنا مشکل تھا شاید آنکھیں یا لب یا مسکراہٹ، آنکھوں میں چمکتا آنسوں یا سینے میں دھڑکتا دل۔۔۔

کوئی ایک نظر اسے دیکھے تو یہ یقین کرے کہ دنیا کا سب سے خوبصورت بچہ ہے۔

جب وہ ہوا تھا تو دادی نے خوشی سے حلق پھاڑ پھاڑ کر روتے ہوئے بچے کو سینے سے لگایا چپ کرانے کی کوشش کی مگر چپ ہی نہیں ہوا

دادی سے اسے نانی نے لئے مگر پھر بھی وہ چپ نہیں ہوا نانی سے خالہ نے لئے خالہ سے نانا نے پھر پاپا نے بھی لیے مگر نجانے بچے کو تکلیف کیا تھی وہ خاموش نہیں ہو اور نا ہی اس کی ایزجی کم ہوئی۔

"عجیب ہے کوئی اتنا بھی روتا ہے"

پاپا نے کہتے ہوئے بچہ ماں کی گود میں ڈال دئے

www.novelsclubb.com

اور حیرت انگیز طور پر بچہ نا صرف چپ ہوا بلکہ اپنی آنکھوں کو پورا کھول کر ماں کا چہرہ دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا وہاں موجود سب نا صرف حیران ہوئے بلکہ مبہوت ہو گئے

اور ماں کے منہ سے بے ساختہ نکلا

"جنت۔۔۔جنت الرحمن"

....

اگر اس بچے کو کوئی دوسرا اس کی ماں کے سامنے لیتا تو وہ ماں کے پاس جانے کے لئے بلکل بھی ضد نہیں کرتا تھا

روتا نہیں تھا

بلکہ وہ یک ٹک ماں کو اس انداز میں دیکھتے رہتا کہ دوسروں کو خود احساس ہوتا کہ وہ اس بچے پر زیادتی کر رہے ہیں اسے ماں سے دور کر کے

www.novelsclubb.com

عموما بچے ماں سے بہت محبت کرتے ہیں مگر اس بچے کی محبت اپنی ماں سے دیکھ کر سامنے والا حیرت سے دنگ رہ جاتا تھا

جب وہ بچہ تھوڑا بڑا ہوا اسے آدھی رات کو بھوک لگی اس نے ماں کو پہلو میں تلاش کیا مگر وہ نا ملی وہ اٹھ بیٹھا اپنے بستر سے مشکل سے اترتے ہوئے وہ لڑکھڑاتے قدموں سے بیڈ تک گیا جہاں ماں سوتی ہوئی نظر آ رہی تھی

اسے بھوک لگ رہی تھی وہ ماں کو کیسے اٹھائے

کیا وہ رونا شروع کر دیے، نہیں ماں پریشان ہو جائے گی وہ ڈگمگاتے قدموں اور بیڈ کا سہارا لئے ہوئے ماں کے پیروں تلے تک گیا تھا بیڈ کے کنارے رکھے ماں کے پیروں کے تلوے پر ہونٹ رکھ دیا تھا، معصوم ننھے ننھے ہونٹوں کے لمس کو محسوس کر کے ماں فورا اٹھی اور اسے پیروں کے پاس اس طرح کھڑے دیکھ کر حیران رہ گئی

وہ جتنا بڑا ہوتا جا رہا تھا اس کی ماں سے محبت بڑتی ہی جا رہی تھی۔

وہ تین چار سال کا تھا جب اسے کوئی چوٹ آئی تھی وہ اتنا ہی روتا تھا کتنے عام بچے روتے اسے اتنی ہی تکلیف ہوتی تھی کتنے عام بچوں کو ہوتی مگر جیسے ہی ماں سامنے آتی ہر تکلیف ختم ہونے لگتی آنسوں تھم جاتے اور مہویت ہونے کا یہ عالم ہوتا کہ ماں کے پیارے اور خوبصورت چہرے کو دیکھنے کے علاوہ کسی چیز اور شئے کا احساس نہیں ہوتا۔۔۔

ان کی پوری فیملی مع رشتے داروں کے پہاڑی علاقے پر آوٹنگ کے لئے گئے تھے جبھی جنت الرحمن کو سانپ نے ڈس لیا تھا فیملی ڈاکٹر عبود کی خالہ بھی ساتھ تھیں جو اپنے فرسٹ ایڈ باکس کے ساتھ آئے تھیں

انہوں نے فوراً ٹریٹمینٹ کے لئے اس حصے سے اوپر رومال باندھ کر اس حصے کو چیرا تھا تاکہ زہریلا خون نکل جائے بڑے سے بڑا بھی کوئی شخص ہوتا تو آنسوں ضرور نکل آتے مگر پانچ سال کے بچے کی ساری توجہ اپنی محبوب ماں کی جانب تھی جو خوف سے رو رہی تھی

www.novelsclubb.com

"پلیز مماجان مت روئے۔۔۔آپ رو کیوں رہی ہیں؟" بے شک وہ تڑپ تڑپ جا رہا تھا ماں کی آنسوں سے

وہ بھول گیا تھا کہ وہ خوف ذدہ تھا اسے درد ہو رہا تھا یاد رہا تو اتنا کہ ماں رو رہی ہیں

"بیٹا آپ کو درد تو ہو رہا ہو گا ناں"

ڈاکٹر ذوبیہ احمد بہت محبت اور بے قراری سے پوچھ رہی تھی

"کیسا درد؟" اس کی ماں کو پاپا نے خاموش کروا دیے تھے اب وہ بھی پر سکون تھا اور پانچ سالہ جنت الرحمن کے منہ سے یہ بات سن کر پہلے تو سب حیران رہ گئے پھر مسکرا پڑے

وہ سب اچھی طرح جانتے تھے اس کے لئے اس کی ماں ناں صرف آنکھوں کی ٹھنڈک تھی بلکہ ہر تکلیف و درد کی دوا بھی تھی جب ماں سامنے ہوتی ہر چیز کھو جاتی درد تکلیف ہو یا انسان۔۔فرماں برداری کا یہ عالم تھا کہ وہ نہا چکا ہوتا مگر اگر اس کی

ماں اس کے دوسرے بھائی، بہن کو کہتی کہ جاؤ نہالو جا کر سب تو وہ بھی فوراً بھاگتا اور دوبارہ نہا کر آتا "ابھی تو تم نہا کر آئے تھے پھر کیوں نہانے بھاگے تھے؟"

دادی تعجب سے پوچھتی حالانکہ اب تو انہیں اس پر تعجب کرتے رہنے کی عادت ڈال لینی تھی

"مماجان نے کہا تھا" وہ بہت عقیدت سے کہتا

"مگر تمھاری مماجان نے تو انہیں کہا تھا جنھوں نے نہایا نہیں تھا"

"مماجان نے "سب" کہا تھا اور میں بھی تو وہی تھا میں کیسے ان کی بات نظرانداز کر دیتا"

www.novelsclubb.com

وہ بڑی خفگی سے انہیں دیکھتا

وہ تو سب کی جان تھا کیوں نا ہوتا وہ تھا ہی ایسا کہ اس سے محبت ہو جائے ہر ایک کی اتنی چھوٹی سی عمر سے ہی فکر کرنے والا، ادب تمیز تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری

تھی، بے حد سمجھ دار کہ اس چھوٹے سے بچے کی سمجھدارانا باتیں سن کر لوگ دنگ رہ جاتے ہر برائی سے دور بھاگتا تھا

بچوں کو موبائیل، کمپیوٹر، ٹی وی، کارٹون سے تو بے حد دلچسپی رہتی تھی مگر وہ ان کے قریب بھی نہیں جاتا تھا

ہاں جب ماں فجر میں اٹھتی تو وہ بھی اٹھتا تھا بغیر کسی کے بولے نماز کو بھاگتا اور نماز پڑھ کر فوراً گھر آجاتا جانتا تھا کہ ماں نماز کے بعد قرآن کی تلاوت کرتی ہیں وہ وہی سامنے بیٹھ کر بڑی دلچسپی سے سنتا اور ماں کا چہرا تکتا تھا

اور زہین اتنا تھا کہ صرف سننے سے یاد ہو جاتا فوٹو گرافک میموری تھا

ہر کوئی یہ جان گیا تھا کہ یہ معمولی بچہ نہیں ہے اور نا ہی اسے معمولی کام کرنے ہے خاص کر اس کی ماں کو۔۔۔

ہاں س کی ماں حنہ کو،

حنہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اس کے چاروں بچوں میں (تین لڑکے اور ایک لڑکی)

سے پہلا بچہ اس کے صبر کا بدلہ تھا جنت۔۔

اور عائشہ نے صحیح کہا تھا کہ جنت ایسا انعام ہیں کہ کسی کے خواب و خیال میں بھی

اس کا تصور نہیں ہو گا

اس کا جنت بھی ایسا ہی تھا وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اللہ اس کو اتنے نیک،

فرماں بردار، عشق کرنے والی اولاد سے نوازے گا

مگر بات وہی ہے ناں

"جو سوچوں سے بھی اوپر کی چیز ہے اسے ہی تو جنت کہتے ہیں"

www.novelsclubb.com

تمت باالخیر